سوال

(93)حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب تراویح کی جماعت قائم کی تھی   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب تراویح کی جماعت قائم کی تھی تو آئمہ کو کتنی رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا تھا۔ ماہ نامہ تعلیم القرآن راولپنڈی بابت ماہ ستمبر ۶۴ء میں سوال نمبر ۲۵۲ کے جواب میں جو یہ لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ نے سب مسجد والوں کو ابی بن کعب کے پیچھے اقتداء کرنے کا حکم فرمایا۔ اور سب اہل مسجدوں مل کر باجماعت تراویح ادا کرنے لگے۔ یہ زمانہ تراویح کی نماز کے اہتمام اور اظہار کا ہے اس وقت جس جو بات بالاخر مقرر ہوئی وہ بیس رکعت تراویح ہیں۔ جیسے یزید بن رومان سے امام مالک نے روایت کیا۔ ((کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب بثلث و عشرین رکعۃ الخ)) صحیح ہے یا غیر صحیح۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بخاری شریف جلد نمبر ا ص ۱۹۸،۱۴۷ میں ہے۔ ((فتوفی رسول اللہ ﷺ والامر علی ذلک ثم کان الامر علی ذلک فی خلافۃ ابی بکر و صدراً من خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ))

''یعنی آپ کے عہد مبارک تک یہی حالت رہی کہ تراویح کی جماعت قائم نہیں ہوئی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتداء عہد خلافت تک یہی حال رہا۔''

ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ جب کہ آپ کے ساتھ عبد الرحمن بن عبد القاری بھی تھا ماہ رمضان کی ایک رات مسجد میں تشریف لائے۔

((فاذا الناس اوزاع متفرقون فصلی بصلوتہ الرھط فقال عمر انی اری لو جمعت ھولاء علی قاری واحد لکان امثل ثم عزم فجمعھم علی ابی بن کعب ثم خرجت معہ لیلۃ اخریٰ و الناس یصلون بصلوۃ قارھم قال عمر رضی اللہ عنہ نعمت البدعۃ ھٰذہٖ والتی تنامون عنہا افضل من التی تقومون یزید اخر اللیل وکان الناس یقومون اولہ)) (بخاری۔ موطا امام مالک)

''پس ناگہاں لوگ متفق اور جدا جدا تھے۔ نماز پڑھتا تھا ایک آدمی اکیلا اور نماز پڑھتا تھا ایک آدمی پس نماز پڑھتے تھے ساتھ نماز اس کی کے لوگ پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحقیق میں دیکھتا ہوں کہ جمع کروں لوگوں کو ایک قاری پر تو البتہ بہتر ہو پھر قصد کیا پس جمع کیا لوگوں کو ابی بن کعب پر کہا عبد الرحمن نے پھر نکلا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوسری رات اور لوگ نماز پڑھتے تھے ساتھ نماز امام اپنے کے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اچھی ہے یہ بدعت اور وہ ساعت کہ سو رہتے ہو اس سے بہتر ہے اس ساعت سے کہ وہ قیام کرتے ہو اور ارادہ کیا آخری رات کا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ابی بن کعب کو تراویح کی جماعت کا امام مقرر فرمایا۔ موطأ امام مالک میں ہے۔

((عن السائب بن یزید قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب و تمیم الداری ان یقوما للناس فی رمضان باحدی عشرۃ رکعۃ)) (مشکوٰۃ) (موطأ امام مالک قیام اللیل ص ۱۹۱)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فاروق نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور تمیم الداری کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں گیارہ رکعت مع وتر پڑھائیں۔

((قال الشافعی رحمہ اللہ اخبرنا مالک عن محمد بن یوسف عن السائب بن یزید قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب و تمیم الداری ان یقوما للناس باحدی عشرۃ رکعۃ))

''سائب بن یزید سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور تمیم داری کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں گیارہ رکعت پڑھایا کریں۔''

اور ایک روایت سائب بن یزید میں کہ تیرہ رکعت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پڑھا کرتے تھے یہ گیارہ رکعت والی روایت کے مخالف نہیں ہے۔ کہ بعض لوگ تنہا دو رکعت بھی پڑھ لیا کرتے تھے کتاب معرفۃ آثار السنن جلد اول ص ۴۴۷ میں امام بیہقی فرماتے ہیں۔

((قال الشافعی رحمہ اللہ اخبرنا مالک عن محمد بن یوسف عن السائب بن یزید قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب و تمیم الداری ان یقوما للناس باحدی عشرۃ رکعۃ))

''امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہم کو امام مالک رحمہ اللہ نے خبر دی انہوں نے محمد بن یوسف سے روایت کی۔ انہوں نے سائب بن یزید سے کہ سائب بن یزید نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور تمیم داری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ گیارہ رکعت لوگوں کو پڑھایا کریں۔''

علامہ جلال الدین سیوطی رسالہ المصابیح فی صلوۃ التراویح میں فرماتے ہیں کہ سنن سعید منصور میں ہے۔

((حدثنا عبد العزیز بن محمد حدثنی محمد بن یوسف سمعت سائب بن یزید یقول کنا نوم فی زمان عمر بن الخطاب باحدی عشرۃ رکعۃ الحدیث))

''ہم کو عبد العزیز بن محمد نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ کو محمد بن یوسف نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا وہ فرماتے تھے ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔''

اور علامہ ممدوح ص ۲۰ میں اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں۔ ((سندہ فی غایۃ الصحۃ)) ''سند نہایت صحیح ہے۔'' سائب بن یزید سے اس کے خلاف بھی کچھ روایتیں آئیں ہیں لیکن وہ روایتیں اس گیارہ رکعت والی روایت کے ہم پلہ نہیں جیسا کہ محمد بن اسحاق سے قیام اللیل ص ۱۹۳ میں ہے۔

((قال محمد بن اسحٰق وما سمعت فی ذلک حدیثا ھوا ثبت عندی ولا احری بان یکون کان من حدیث السائب وذلک ان صلوۃ رسول اللہ ﷺ کانت من اللیل ثلث عشرۃ))

''ابن اسحاق نے کہا کہ میں نے اس باب میں ایسی کوئی حدیث جو میرے نزدیک اس حدیث سے زیادہ ثابت اور سائب بن یزید کی حدیث سے زیادہ اچھی ہو نہیں سنی اور یہ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز تیرہ ہی رکعت تھی۔''

عمدۃ القاری جلد نمبر ۵ ص ۳۵۷ میں ہے۔

((وھو اختیار مالک لنفسہ واختارہ ابو بکر بن العربی))

''امام مالک نے اپنے لیے گیارہ ہی رکعت کو پسند کیا اور ابو بکر بن عربی نے بھی اس کو اختیار رکھا۔''

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ رسالہ المصابیح ص ۲۰ میں فرماتے ہیں۔

((قال ابن الجوزی من اصحابنا عن مالک انہ قال الذی جمع علیہ الناس عمر بن الخطاب احب الی وھو احدی عشرۃ رکعۃ وھی صلوۃ رسول اللہ ﷺ قیل لہ احدی عشرۃ بالوتر قال نعم وثلث عشرۃ قریب قال ولا ادری من این احدث ھذا الرکوع الکثیر))

''ہمارے اصحاب میں سے ابن جوزی نے کہا کہ امام مالک نے فرمایا جتنی رکعتوں پر حضرت عمر نے لوگوں کو جمع کیا تھا وہ مجھ کو زیادہ پیاری ہیں اور وہ گیارہ رکعتیں ہیں اور یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز ہے ان سے پوچھا گیا۔ گیارہ رکعت سے وتر؟ کہا: ہاں! اور تیرہ رکعت قریب ہے اور کہا میں نہیں جانتا کہ اتنے زیادہ رکوع کہاں سے ایجاد کیے گئے۔''

ان حوالہ جات سے یہ بات پایہ تکمیل کو پہنچ گئی کہ حضرت عمر فاروق نے جب نماز تراویح کی جماعت قائم کی تھی تو صحیح سند سے ثابت ہوتا ہے۔ آٹھ گیارہ رکعت تراویح پڑھانے کا حکم فرمایا ہے بلکہ امام مالک اور ابن العربی نے انہی رکعات تراویح کو اختیار کیا اور امام مالک رحمہ اللہ نے اس سے زیادہ سنت سمجھ کر پڑھنے کو ناپسند فرمایا اور جو روایتیں اس کے خلاف ہیں آتی ہیں وہ یا تو صحیح الاسناد نہیں یا ان میں اس امر کی تصریح نہیں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس رکعات پڑھانے کا حکم صادر فرمایا ہو۔

((ومن ادعی فعلیہ البیان والله اعلم بالصواب))

(اخبار الاعتصام جلد نمبر ۱۸ ش نمبر ۲۵، ۲۴ یکم شوال ۱۳۸۶ھ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد06 ص314-317

محدث فتویٰ